Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 3, Issue 2 (July-December, 2020)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://www.ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/9
URL: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/9
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v3i2.119

Title Alseer from Hidaya, an analysis, (condition of Killings to Pillage and its Distribution) its deep understanding and legal gradation, sources and disagreement in the light of the Five Islamic scholars

Author (s): Maaz Aziz and Dr. Hifazat Ullah

Received on: 29 January, 2020
Accepted on: 26 November, 2020
Published on: 26 December, 2020

Citation: Maaz Aziz and Dr. Hifazat Ullah, "Construction Alseer from Hidaya, an analysis, (condition of Killings to Pillage and its Distribution) its deep understanding and legal gradation, sources and disagreement in the light of the Five Islamic scholars," JICC: 3 no, 2 (2020): 14-29

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Islamic Research Index HEC Approved Research and Indexing Agency
INTERNATIONAL Scientific Indexing
المنهل ALMANHAL
ASIAN Research Index
Crossref
Click here for more

ھدایہ کی کتاب السیر: (قتال تاغنائم) کی تقسیم میں فقہی و قانونی درجہ بندی، مصادر اور اختلاف ائمہ خمسہ کے ادلہ کے تناظر میں

Alseer from Hidaya, an analysis, (condition of Killings to Pillage and its Distribution) its deep understanding and legal gradation, sources and disagreement in the light of the Five Islamic scholars

معاذ عزیز *
ڈاکٹر حفاظت اللہ **

ABSTRACT

Fiqaha–i-Islami has been started in the 1st century (Hijri) and a great deal of work has been done over it till now. Islamic history shed light on some will reported school of thoughts (masaliks) but the lack of research subjected these (masaliks) as extinct. However some of these masaliks, still exist. Imam Abu Abdullah Jafar Sadiq (765/148), Imam Abu Hanifa Nauman Bin Sabith (767/150) Imam-e-Malik Bin Anas (784/170), Imam–e-Shafie (819-203), Imam-e-Ahmad Bin Hambal (855-241) and Imam Abu Sulaiman Daud Bin Ali Alzahiri (935/324) are few illustrations. Their disciples (students) then had accomplished the task and scripted an extensive literature in which the most comprehensive one is that of Ali Bin Abi Bakar Almarghinani's (593) work "Alhidiyah". Time did not tarnish its reputation as it is paramount and like a back bone in the Hanafi school of thought. It was profoundly felt that all the illustrations should properly be labeled and to make them in proper order along with reference to various sources. Apart from Hanafi school of thought, the disagreements and concurrences of this book with Jafri school of thought, Maliki and Shafi schools of thought, Hambali and Zahri schools of thought should be draw up. Moreover, the arguments of these disagreement and concurrences should be based on the manifestations of Quran and Sunnah. Researcher has toilsomely accomplished the task from hidayah book asseyr chapter Qitaal ki kaifiyat to chapter Ghanaim and its distribution.

---

* ایم۔فل سکالر، شعبۂ اسلامک تھیالوجی اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور۔
** اسسٹنٹ پروفیسر/چیئرمین، شعبۂ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور۔

"السیر" کا لفظی واصطلاحی معنی

السیر جمع السیرة وھی الطریقة فی الامور و فی الشرع تختص بسیر النبی علیه السلام فی المغازیه ولکن غلب فی لسان اهل الشرع علی الطرائق المامور بها فی غزوة الکفار [1]۔

لفظ سیرت اسم ہے اور اِس کا فعل سارہ یسیر باب ضرب یضرب سے چلنا، سفر کرنا، شکل وصورت وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ "السیر" میں چلنے پھرنے، سفر کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں اسی مناسبت سے اس کا اطلاق جہاد وغزوات پر ہوتا ہے [2]۔

اسی طرح لفظ "سیر" کا مفہوم اہل عرب کے نزدیک کفار ومشرکین سے لڑی ہوئی جنگوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اِس میں چلنے اور سفر کرنے کا معنی پایا جاتا ہے۔اِس لئے ابتداً مغازی رسول ﷺ کو سیر کہتے تھے۔سب سے پہلا مرحلہ بھی جو کسی غزوہ میں پیش آتا ہے وہ میدانِ جنگ کی طرف سفر کرنا ہوتا ہے [3]۔

ابتدائی دور کے بعد لفظ "سیرت" کے اصطلاحی مفہوم میں کافی وسعت پیدا ہوئی۔ جہاد وغزوات کے ساتھ ساتھ کفار ومشرکین، باغیوں کے ساتھ صلح، امن وامان ودیگر پہلو بھی اِس میں شامل ہوئے۔ جیساکہ مسلمانوں کا کفار، باغیوں اور اُن کے علاوہ امن چاہنے والے، مرتدین اور اہل ذمیوں کے ساتھ معاملات وبرتاؤ کا طریقہ وغیرہ [4]۔

فقہ اسلامی کی اصطلاح میں اِس کا مفہوم بین الاقوامی قوانین یعنی اسلام کی خارجی وداخلی پالیسی جس میں مسلمانوں کا غیر مسلموں کے ساتھ امن وجنگ، معاملات ومعاہدات اور دیگر امور سے متعلق احکام میں مسائل کا ذکر "سیر" کہلاتا ہے۔ اسی بناء پر فقہاء "کتاب السیر" [5] میں جہاد وغزوات کے احکام، مسائل وفضائل ودیگر قوانین کو فقہی انداز میں تحریر کرتے ہیں۔

جس طرح مغازی علم حدیث کی ایک قسم ہےاِسی طرح "السیر" علم فقہ کی ایک شاخ ہے۔ سیر کی اسی اہمیت کے پیش نظر فقہاء نے کتاب السیر کے عنوان سے بکثرت ایسی کتابیں لکھیں جن میں اسلام کے حربی نظام اور قوانین مدون کئیں [6]۔

اسی وجہ سے جب محدثین حضور ﷺ کے غزوات کا تذکرہ کرتے ہیں تو اِس کے لئے "کتاب المغازی" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ اور جب کفار ومشرکین کے ساتھ قتل وقتال اور جہاد سے متعلق امور اور احکامات کو بیان کرنا چاہتے ہیں تو اُس کے لئے "کتاب الجہاد والسیر" کی اصطلاح قائم کرتے ہیں۔ جس میں وہ جہاد وغزوات کے فضائل ومسائل، احکام وقوانین کو فقہی انداز میں تحریر کرتے ہیں [7]۔

دفعہ نمبر ۱: جہاد فرض کفایہ ہے۔

تشریح: یعنی اگر کچھ لوگ بھی جہاد کرتے رہیں تو باقی لوگوں سے فرضیت ختم ہو جاتی ہے۔

الف: ہدایہ، ''کتاب السیر'': ج ۲/۵۴۳۔

ب: ابو الحسن بن احمد بن محمد بن جعفر البغدادی۔ مختصر القدوری، کتاب السیر، مکتبۃ الحسینیۃ سکندری روڈ، پار ہوتی مردان، ص: ۲۳۳؛ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفیؒ، ''کنزالدقائق'' کتاب السیر والجہاد، مکتبہ حقانیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان، ص: ۱۹۹؛ امام اعلاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی الحنفی، بدائع الصنائع، مکتبہ الحبیبیہ کانسی روڈ، کوئٹہ پاکستان: ج ۷/۹۸؛ علامہ ابن عابدین المعروف بالشامی، رد المحتار علی در المختار، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ پاکستان: ج ۳/ ۲۳۹؛ امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان: ج ۵/ ۱۸۹۔

ج: قال اللہ تعالیٰ: قاتلوا المشرکین کافۃ [8] الاتنفروا یعذبکم عذابا ألیماً [9] عن انس بن مالکؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ ثلاث من اصل الایمان الکف عن من قال لا الہ الا اللہ ولا نکفرۃ بذنب ولا نخرجه من الاسلام بعملٍ والجھاد ماضٍ منذ بعثنی اللہ الیٰ ان یقاتل اخر اُمتی الرجال لا یبطله جور جائرٍ ولا عدل عادلٍ والایمان بالاقرار [10]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (اختلاف الأئمۃ العلماء، الوزیر أبی المظفر یحیی بن محمد بن ھبیرۃ الشیبانی (المتوفی ۵۶۰ھ)، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م: ج ۲/ ۲۹۹؛ المحلی لأبی محمد علی احمد بن سعید بن حزم (المتوفی ۴۵۶ھ)، المکتب التجاری للطبعۃ والنشر والتوزیع، دار الفکر بیروت: ج ۷/ ۲۹۱؛ بدایۃ المجتھد ونھایۃ المقتصد للامام ابن رشد القرطبی، تحقیق: ابو الزہراء حازم القاضی، ۱۴۱۵ھ۔ ۱۹۹۵م، مکتبۃ نزار مصطفی الباز الریاض، مکۃ المکرمۃ: ج ۱/ ۲۰۸؛ الکافی طوفق الدین ابی محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الجماعیلی الدمشقی الصالحہ الحنبلی، ۵۴۱۔ ۶۲۰ھ، مرکز البحوث والدراسات العربیہ والاسلامیۃ بدار ہجر: ج ۵/ ۴۵۳؛ مختصر کتاب الام فی الفقہ للامام الشافعی ابی عبداللہ محمد بن ادریس، ۱۵۰۔ ۲۰۴ھ، دار الأرقم بن ابی الأرقم للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان، ص: ۴۱۹؛ التفریع لأبی القاسم عبیداللہ بن الحسین بن حسن بن الجلاب البصری (المتوفی ۳۷۸ھ)، دار لغرب الاسلامی: ج ۱/ ۳۵۶)۔

دفعہ نمبر ۲: نفیر عام کے وقت جہاد فرض عین ہے۔

تشریح: اگر عام طور پر لوگوں کو امیر کی طرف سے بلایا جائے تو اس وقت جہاد فرض عین ہو جائے گا۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر: ج ۲/۵۴۳۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۳؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجہاد، ص: ۱۹۹؛ فتح القدیر: ج ۵ /۱۹۱؛ بدائع الصنائع: ج ۷/۹۸۔

ج: قال اللّٰہ تعالیٰ: انفروا خفافاً وثقالاً[11]

ماکان لاھل المدینة ومن حولھم من الاعراب[12]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفع سے اتفاق ہے۔(بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد: ج۱/ ۴۰۸؛ الکافی: ج۵/ ۴۵۶؛ کتاب الام، ص: ۴۲۰؛ المحلی: ج۷/ ۲۹۱؛ الفقہ الاسلامی وادلتہ: ج۳/ ۴۱۶)۔

دفعہ نمبر ۳: بچے، غلام، عورت، نابینا، لنگڑے، پاؤں کٹے ہوئے پر جہاد فرض نہیں۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر: ج ۲/۵۴۳۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۳؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجہاد، ص: ۱۹۹؛ ردالمختار: ج ۳/۲۴۱؛ فتح القدیر: ج۵/۱۹۲؛ بدائع الصنائع: ج۷/۹۸۔

ج: لیس علیٰ الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج[13]

لیس علی الضعفاء ولا علیٰ المرضیٰ ولا علی الذین لایجدون ماینفقون حرج اذا انصحواللّٰہ ولرسولہ ماعلی المحسنین من سبیل[14]

عن علیؓ عن النبی ﷺ قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم وعن المجنون حتی یعقل[15]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (التفریع: ج۱/ ۳۵۶؛ کتاب الام، ص: ۴۱۹۔۴۲۰؛ الکافی: ج۵/ ۴۵۴۔۴۵۵)۔

دفعہ نمبر ۴: جب دشمن اسلامی شہر پر چڑھ دوڑیں تو تمام لوگوں پر جہاد فرض ہے۔

تشریح: یعنی اگر دشمنوں نے کسی اسلامی ملک پر زور دار حملہ کیا تو تمام لوگوں پر اس کا مقابلہ کرنا واجب ہوگا۔ یہاں تک کہ بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اور غلام اپنے آقا کے بغیر نکلیں گے۔

الف: ہدایہ، ج ۲، کتاب السیر، ص: ۵۴۳

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۳۔ کنزالدقائق۔ کتاب السیر والجہاد، ص: ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ بدائع الصنائع: ج۷/۹۸؛ فتح القدیر: ج۵/۱۹۴۔

ج: یاایھا الذین آمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللّٰہ اثاقلتم الی الارض،ارضیتم بالحیوة الدنیا من الآخرة فما متاع الحیوة الدنیا فی الآخرة الاقلیل الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما[16]

عن انسؓ قال لما کان یوم احدانھزم الناس عن النبیﷺ قال ولقد رأیت عائشة بنت ابی بکر وام سلیم وانھما لشمرتان اری خدم سوقھما تنقزان القرب وقال غیرہ

تنقلان القرب على متونهما ثم تفرغانه فيه افواه القوم ثم ترجعان فتملآنها ثم تجيئان فتفرغانه فی افواه القوم[17]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۴۰۸؛ کتاب الام، ص: ۴۲۰؛الکافی: ج۵/ ۴۵۶۔۴۵۷؛المحلی: ج۷/ ۲۹۲)۔

باب قتال کی کیفیت

دفعہ نمبر ۴: مسلمان دارالحرب کے کسی شہر یا قلعہ کا محاصرہ کرلیں تو سب سے پہلے ان کافروں کو اسلام کی طرف بلائیں اور دعوت دیں۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باب کیفیۃ القتال: ج۲/ ۵۴۴۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۳؛ کنزالد قائق، کتاب السیر والجہاد، ص: ۲۰۰؛بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۰۰؛ مبسوط: ج۱۰/ ۲۰؛فتح القدیر: ج۵/ ۱۹۵۔

ج: قال الله تعالىٰ: ادع الى سبيل ربک بالحكمة والموعظة الحسنة[18]
قال الله تعالىٰ: فيقولون لولا ارسلت الينا رسولاً فنتبع آياتک[19]
عن ابن عباس قال ماقاتل رسول الله ﷺ قوما حتى دعاهم [20]
عن ابی هريرةؓ عن النبیؐ أمرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله[21]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۷۱۸؛ کتاب الام، ص: ۴۲۴؛المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۴۹۶؛الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۳/ ۷۱۸)۔

دفعہ نمبر ۵: کفار اسلام قبول کرنے اور جزیہ دینے سے انکار کردیں تو استعانت باللہ سے حملہ شروع کردیں۔

تشریح: یعنی اہل اسلام اللہ عزوجل سے ان کے خلاف مدد کی درخواست کر کے ان سے مقاتلہ کریں۔

الف: ہدایہ، کتاب اسیر، باب کیفیۃ القتال: ج۲/ ۵۴۵۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۴؛ کنزالد قائق، کتاب السیر والجہاد، ص: ۲۰۰؛بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۰۰؛فتح القدیر: ج۵/ ۱۹۷۔

ج: عن ابن عمرؓ قال حرق رسول الله ﷺ نخل بنی النضير وقطع[22] وهی البويرة فنزل: ماقطعتم من الينة اوتركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزی الفاسقين[23]۔

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۷۱۹؛المغنی: ج۹/ ۱۷۲؛المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۴۹۶؛الفقہ الاسلامی وادلتہ: ج۳/ ۷۱۸)۔

دفعہ نمبر۶: مسلمانوں کو چاہئے کہ غدر، غلول اور مثلہ نہ کریں۔

تشریح: غلول، مال غنیمت سے چوری کرنا، غدر، عہد توڑنا اور خیانت کرنا۔ اور مثلہ مقتول کی ناک، کان وغیرہ کاٹ کر اس کی اصلی شکل بگاڑنا۔

الف: ہدایہ، کتاب لسیر، باب کیفیۃالقتال، ج۲/۵۴۶۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۴؛ نصب الرایہ: ج۳/۳۸۳؛ کنزالدقائق: کتاب السیر والجھاد، ص: ۲۰۱؛ فتح القدیر: ج۵/۲۰۱۔

ج: عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله ﷺ اذا امر امیراعلی جیش اوسریة اوصاہ فی خاصته بتقوی الله عزوجل ومن معه من المسلمین خیر اثم قال اغزوا باسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزو افلا تغلوا ولاتغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا[24]۔

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ (الکافی: ج۵/ ۴۸۵؛ کتاب الام، ص: ۶۸۳؛المدونۃالکبریٰ: ج۱/ ۴۹۹)۔

ظاہریہ، جعفریہ اور شافعیہ کا دوسرا قول جواز کا ہے۔ (بدایۃالمجتہد والنہایۃالمقتصد: ج۱/۷۱۵؛ الفقہ الاسلامی وادلتہ: ج۳/ ۷۲۲)۔

دفعہ نمبر۷: عورت، بچے، بوڑھے، مقعد، اعمی کو جہاد میں قتل نہ کیا جائے۔

تشریح: مقعد، لنگڑہ، اور اعمی، اندھا

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باب کیفیۃالقتال، ج۲/۵۴۷، ۵۴۶۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۴؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۰۱؛ المبسوط: ج۱۰/۲۹؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجھاد، ص: ۲۰۱؛ فتح القدیر: ج۵/۲۰۱۔

ج: عن ابن عمرؓ قال وجدت امرأة مقتولة فی بعض مغازی رسول الله ﷺ فنهی رسول الله ﷺ عن قتل النساء والصبیان[25]۔

حدثنی انس بن مالکؓ ان رسول الله ﷺ قال انطلقوا باسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله، ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا ولا صغیرا ولا امرأة ولا تغلوا وضمواغنائمکم واصلحوا واحسنوا ان الله یحب المحسنین[26]۔

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۱۰ ۷۔۱۳ ۷۔۱۵ ۷؛ الکافی: ج۵/ ۴۷۶۔۴۷۷؛ کتاب الام، ص: ۴۲۳؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۴۹۹؛ المحلی: ج۷/ ۲۹۶؛ اختلاف أئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۰۱)۔

باب: موادعت اور جس کو آمان دینا جائز ہے

دفعہ نمبر۸: امام کے لئے اہل حرب کے ساتھ صلح کرنے کی اجازت ہے جب کہ اس میں مسلمانوں کے لئے بہتری ہو۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باب الموادعۃ ومن یجوز امانہ: ج۲/ ۵۴۷۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۴؛ کنز الد قائق، کتاب السیر والجھاد، ص: ۲۰۱؛ فتح القدیر: ج ۵/ ۲۰۴۔

ج: وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتول على الله انه هوالسميع العليم[27]

حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے کفار سے صلح حدیبیہ کی۔ لمبی حدیث کا ٹکڑا یہ ہے: عن مسور بن مخرمه ومروان يصدق كل واحد منهما حديث صاحبه قالا خرج رسول الله ﷺ ومن الحديبية۔۔۔ لايسالوننى خطة يعظمون فيها حرمات الله الا عطيتهم اياها۔ فقال له النبیﷺ على ان تخلوا بيننا وبين البيت فنطوف به۔۔۔ فلما فرغ من قضية الكتاب قال رسول اللهﷺ لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقو[28]۔

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ (بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۲۰ ۷؛ الکافی: ج۵/ ۵۷۳، ۵۶۱؛ کتاب الام، ص: ۴۳۴)۔

دفعہ نمبر۹: صلح کر کے مدت معینہ کے بعد صلح کو توڑنے کی اجازت مسلمانوں کو ہیں اس شرط کے ساتھ کر پہلے کافروں کو خبر دیں اور پھر ان سے قتال کرے۔

تشریح: اگر امام المسلمین مسلمانوں کے فائدے کے پیش نظر کافروں سے مصالحت کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اس طرح اگر مصالحت کے بعد کسی وجہ سے اس معاہدہ کو ختم کر دینا چاہے تو اس کو اجازت ہے اس شرط کے ساتھ کہ کافروں کے سردار کو اس کی اطلاع کر دے۔ تاکہ مسلمان بدعہدی اور غداری میں نہ پڑے۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باب الموادعۃ ومن یجوا امانہ: ج۲/ ۵۴۸۔

ب: مختصر القدوری، کتاب السیر، ص: ۲۳۴؛ کنز الد قائق، کتاب السیر والجھاد، ص: ۲۰۱؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۰۵۔

ج: واما تخافن من قوم خيانة فانبذ اليهم على سواء ان الله لايحب الاخائنين[29]

سمعت سليم بن عامر يقول كان بين معاوية وبين اهل الروم عهدو كان يسير في لادهم حتى اذا انقضى العهد اغار عليهم فاذا رجل على دابة او على فرس وهو يقول الله اكبر وفاء لاغدر، واذاهو عمروبن عبسة، فسأله معاوية عن ذلك فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول من كان بينه وبين قوم عہد فلا يحلن عهدا ولايشدنه حتى يمضى امده اوينبذ اليهم على سواء، قال فرجع معاوية بالناس[30]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۴۲۰؛ الکافی: ج۵/۵۷۹۔۵۸۰؛ کتاب الام، ص: ۴۳۴)۔

باب: غنائم اور اس کی تقسیم

دفعہ نمبر ۱۰: وہ شہر جس کو امام نے عنوۃ (قہراً) فتح کیا ہو۔ اس کے مال غنیمت کے بارے میں امام کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو اس شہر کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردے۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باباالغنائم وقسمتھا: ج۲/۵۵۱۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۳۵؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجھاد، ص: ۲۰۲؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۰۶؛ فتح القدیر: ج۵/۲۱۵۔۲۱۶۔

ج: ماافاءالله على رسوله من اهل القرى فلله وللرسول ولذى القربى واليتٰمى والمساكين وابن السبيل كى لايكون دولة بين الاغنياء منكم وماآتاكم الرسول فخاوه ومانهاكم عنه فانتهوا[31]

عن ابن عمرؓ ان النبى ﷺ قاتل اهل خيبر فغلب على الارض والنخل والجاهم الى قصرهم۔ عن سهل بن ابى حثمة قال قسم رسول الله ﷺ خيبر نصفين، نصفالنوائبه وحاجته ونصفا بين المسلمين قسمها بينهم على ثمانية عشر سهما۔ عن عبدالله بن عمرؓ قال لما افتحت خيبر سألت يهود رسول الله ﷺ ان يقرهم على انيعملوا على النصف مماخرج منها فقال رسول الله ﷺ اقركم فيها على ذلك ماشئنا[32]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ (الکافی: ج۵/۵۵۹؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/۵۱۴؛ اختلاف أئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۱۲)۔

دفعہ نمبر ۱۱: اور اگر امام چاہے تو وہیں کے باشندوں کو جزیہ اور خراج لے کر برقرار رکھے۔

تشریح: یعنی اگر امام چاہے تو وہاں کے باشندوں کو بھی وہیں حسب دستور رہنے دے البتہ ان پر جزیہ اور ان کی کاشت کی زمین پر خراج مقرر کردے۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، باب الغنائم و قسمتھا: ج ۲/۵۵۱۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۳۵؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجھاد، ص: ۲۰۲؛ بدائع اصنائع: ج ۷/۱۱۸؛ فتح القدیر: ج ۵/۲۱۷۔

ج: اس کی دلیل اس اثر میں ہے۔ان عمر بن الخطاب بعث عثمان بن حنیف فمسح السواد فوضع علی کل جریب عامر اوغامر حیث ینالہ الماء قفیزا ودرھما[33]

عن عثمان بن ابی سلیمان ان النبی ﷺ بعث خالد بن ولید الی اکید ردومة فاخذوہ فاتوا بہ فحقن لہ دمہ وصالحہ علی الجزیة[34]

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف ہے۔مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک امام کو غازیوں کے درمیان تقسیم کرنے اور مصالح المسلمین کے لئے وقف کرنے کا حق حاصل ہے اور شافعیہ کے نزدیک امام کے لئے واجب ہے کہ وہ غازیوں کے درمیان تقسیم کرے اور یہ دوسرا قول امام احمد کا بھی ہے۔ (الکافی: ج ۵/۵۵۹؛المدونۃ الکبریٰ: ج ۱/۵۱۴؛اختلاف أئمۃ العلماء: ج ۲/ ۳۱۳)۔

دفعہ نمبر ۱۲: سربراہ مملکت کے لئے جنگی قیدیوں کو از دوئے احسان دارالحرب کی طرف رہا کرنا جائز نہیں۔

تشریح: کیونکہ اب ہونے سے ان کفار کو مسلمانوں کے خلاف طاقت پہنچانی ہوگی۔

الف: ہدایہ، ج ۲/۵۵۲۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۳۵؛ بدائع الصنائع: ج ۷/۱۲۰؛ کنزالدقائق، ص: ۲۰۲؛ فتح القدیر: ج ۵/۲۱۹۔

ج: ماکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخر[35] فاذا انسلخ الاشھر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم واحصروھم واقعدوالھم کل مرصد[36]

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف ہے۔اِن کے نزدیک امام کو یہ حق حاصل ہے۔(بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج ۱/ ۱۱۷؛ الکافی: ج ۵/ ۴۸۲؛ کتاب الام، ص: ۴۲۲؛ المدونۃ الکبریٰ: ج ۱/ ۵۰۱؛ اختلاف أئمۃ العلماء: ج ۲/ ۳۱۱)۔

دفعہ نمبر ۱۳: امام دارالاسلام لوٹنے کا ارادہ کرے اور اس کے ساتھ مویشی ہوں اور وہ ان کو منتقل نہ کر سکے تو ان کو ذبح کر کے آگ لگادیں:

تشریح: دشمن کی شان و شوکت اور مالی حیثیت کمزور کرنے کے لئے ان کو ذبح کیا جاسکتا ہے۔

الف: ہدایہ، ج ۲/۵۵۳۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۳۴-۲۳۵؛ کنزالدقائق، ص: ۲۰۲؛ بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۰۲ فتح القدیر: ج۵/۲۲۱۔

ج: ماقطعتم من الينة اوتركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزى الفاسقين[37]
عن ابن عمرؓ قال حرق رسول الله ﷺ نخل بنى النضير وقطع لاهى البويرة[38]

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف ہے۔اِن کے نزدیک مویشی کو ذبح کرنا صرف اور صرف کھانے کی غرض سے درست ہے باقی درست نہیں۔(بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۱۷۷؛ الکافی: ج۵/۴۷۹؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۰۰، ۵۲۴؛ المحلی: ج۷/۲۹۴)۔

دفعہ نمبر ۱۴: امام مال غنیمت کو دار الحرب میں رہتے ہوئے تقسیم نہ کرے، یہاں تک کہ وہاں سے دار الاسلام میں لے آئے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۵۳۔

ب: مختصر القدوری، ص :۲۳۶؛ کنزالدقائق، ص :۲۰۲؛ بدائع الصنائع: ج ۷/۱۱۶؛ المبسوط: ج۱۰/۳۲-۱۹-۱۸؛ فتح القدیر: ج۵/۲۲۲۔

ج: ان انسا اخبره قال اعتمر النبى ﷺ من الجعرانة حيث قسم غنائم حنين[39]
عن ابن عمران النبى ﷺ قاتل اهل خيبر فغلب على الارض والنخل والجاهم الى قصرهم[40]

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کو مذکورہ دفعہ سے اختلاف ہے۔اِن کے نزدیک دار الحرف میں مالِ غنیمت تقسیم کر سکتے ہیں۔(الکافی: ج۵/۵۱۹؛ کتاب الام، ص: ۴۲۱؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/۵۰۳؛ اختلاف أئمۃ العلماء: ج ۲/۳۰۹)۔

دفعہ نمبر ۱۵: تقسیم سے پہلے مال غنیمت بیچنا جائز نہیں ہے۔

تشریح: کیونکہ تقسیم سے پہلے اس کا کوئی شخص مالک نہیں ہوتا ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۵۵-۵۵۴۔

ب: مختصر القدوری، ص :۲۳۷؛ کنزالدقائق، ص:۲۰۳؛ بدائع الصنائع: ج ۷/۱۲۱؛ فتح القدیر: ج۵/۲۲۷۔

ج: عن ابى سعيد الخدرىؓ قال نهى رسول الله ﷺ عن شراء المغانم حتى تقسم[41]
اس حدیث میں ہے کہ مال غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے اپنے لئے بیچنا جائز نہیں ہے۔

عن عمرؓ بن الخطاب عن النبی ﷺ قال: اذا وجدتم الرجل قدغل فاحرقوا متاعه واضربوه[42]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(بدایۃ المجتھد والنھایۃ المقتصد: ج۱/ ۳۴۷؛الکافی: ج۵/ ۵۰۲؛المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۰۳، ۵۲۲)۔

دفعہ نمبر۱۶: دارالحرب میں کوئی کافر اسلام قبول کرے تو اس نے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اپنی جان کو بچالیا(قتل ہونے سے)

تشریح: کیونکہ اسلام کے ساتھ ابتداء مملوک ہونا ممکن نہیں ہے اور اس نے اپنے نابالغ بچوں کو بھی بچالیا۔ کیونکہ ایسے چھوٹے بچے اسلام لانے میں اپنے باپ کے تابع ہوتے ہیں۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۵۶۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۳۵؛ کنزالدقائق، ص:۲۰۳؛ فتح القدیر: ج۵/۲۳۰۔

ج: حدثنی عثمان بن ابی حازم عن ابیه عن جده صخر ان رسول الله ﷺ غزاثقیفا۔۔۔یاصخر! ان القوم اذا اسلموا احرزوا دماء هم واموالهم فادفع الی المغیرة عمته فدفعها الیه[43]

ان اباهریرةؓ۔۔۔وقد قال رسول الله ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لااله الاالله فمن قالها فقد عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی الله[44]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔(الکافی: ج۵/ ۴۹۰؛الفقہ الاسلامی ادلتہ: ج۲/ ۷۲۷)۔

دفعہ نمبر۱۷: مسلمان دارالحرب پر غالب آجائیں تو دارالحرب کی زمین مال فئی ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۵۶۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۳۵؛ کنزالدقائق، ص:۲۰۳؛ فتح القدیر: ج۵/۲۳۱۔

ج: یہ لوگ اور یہ چیزیں مسلمان ہونے والے آدمی کے تابع نہیں ہیں اس لئے اس کے مسلمان ہونے سے یہ چیزیں محفوظ نہیں ہوں گی۔ مثلاً زمین غیر منقولی چیز ہے اور اگرچہ مسلمان ہونے والے کی ملکیت ہے لیکن دارالحرب ہونے کی وجہ سے وہاں کے حاکم کی حکومت میں ہے اور وہ زمین بھی دارالحرب کی زمین شمار کی جاتی ہے اس لئے وہ مال غنیمت ہوگی[45]۔

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۳۴۴؛ الکافی: ج۵/ ۵۰۲؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۰۳، ۵۲۲)۔

فصل مالِ غنیمت کی تقسیم کی کیفیت

دفعہ نمبر ۱۸: امام مال غنیمت کو تقسیم کرے اس طرح سے کہ سارے مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ (پانچواں) نکال لے۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، فصل فی کیفیۃ القسمۃ: ج ۲/۵۵۷۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۳۸؛ کنزالدقائق، کتاب السیر والجھاد، فصل فی کیفیۃ القسمۃ، ص:۲۰۴۔ المبسوط: ج ۸/۱۰؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۲۴؛ فتح القدیر: ج۵/۲۳۴۔

ج: واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول ولذی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل ان کنتم آمنتم بالله[46]

اثر میں ہے: عن ابی العالیة قال کان رسول الله ﷺ یوتی بالغنیمة فیقسمها علی خمسه فیکون اربعة لم شهدها ویأخذالخمس فیضرب بیده فیه فما اخذ من شئ جعله اللکعبة وهو سهم الله الذی سمی ثم یقسم مابقی علی خمسة فیکون سهم لرسول الله وسهم لذوی القربی وسهم للیتامی وسهم للمساکین وسهم لابن السبیل[47]

د: مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کو مذکورہ دفعہ سے اتفاق ہے۔ (البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۴۲۵؛ الکافی: ج۵/ ۵۱۹؛ کتاب الام، ص:۴۲۱؛ التفریع: ج۱/ ۳۵۷؛ المحلی: ج۷/ ۳۲۷؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۰۴)۔

دفعہ نمبر ۱۹: امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پیدل چل کر جہاد کرنے والے کے لئے ایک حصہ ہوگا تو سواری والے کے لئے دو حصے ہوں گے۔ صاحبین کے نزدیک سوار کے لئے تین حصے ہوں گے۔

الف: ہدایہ، ج ۲/۵۵۸۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۳۸؛ کنزالدقائق، ص :۲۰۳؛ مبسوط: ج ۱۰/۱۹، ۲۰، ۲۱؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۲۶؛ فتح القدیر: ج۵/۲۳۵۔

ج: قال قسمت خیبر علی اهل الحدیبیة فقسمها رسول الله ﷺ علی ثمانیة عشر سهما وکان الجیش الفا وخمس مائة فیهم ثلاث مائة فارس، فاعطی الفارس سهمین واعطی الراجل سهما[48]

د: پیدل چل کر قتال کرنے والے کے لئے ایک حصہ ہو گا۔ اس میں مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، ظاہریہ اور جعفریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ لیکن سواری والے کے لئے "دو حصے" اِس میں مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا احناف کے ساتھ اختلاف ہے۔ اِن کے نزدیک اُس کو تین حصے ملے گی۔ (البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۳۳۷؛ الکافی: ج۵/ ۵۲۰؛ کتاب الام، ص: ۴۲۱؛ المحلی: ج۷/ ۳۳۰؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۰۶؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۱۸، الاستبصار: ج۳/ ۲)۔

دفعہ نمبر ۲۰: غازی کو ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصہ نہیں دیا جائے گا۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۵۹۔

ب: مختصر القدوری، ص: ۲۳۸؛ کنزالدقائق، ص: ۲۰۳؛ مبسوط: ج۱۰/ ۱۹؛ بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۲۶؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۳۷۔

ج: عن عبداللہ بن الزبیرؓ عن جده انه یقول ضرب رسول اللہ ﷺ عام خیبر للزبیر بن العوام باربعة اسهم، سهماله وسهما لذی القربی لصفیة بنت عبدالمطلب وسهمین لفرسه[49]

اس میں دیکھئے ایک ہی گھوڑے کا حصہ ملا ہے۔

د: مالکیہ، شافعیہ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ (البدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۳۳۷؛ کتاب الام، ص: ۴۲۱؛ المحلی: ج۷/ ۳۳۰؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۰۷؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۱۹)۔

حنابلہ کے نزدیک دو گھوڑوں کا حصہ دیا جائے گا اِس سے زیادہ نہیں دیا جائے گا۔ اور جعفریہ کے نزدیک تین حصے دیئے جائیں گے۔ (الکافی: ج۵/ ۵۲۳؛ الاستبصار: ج۳/ ۳)۔

دفعہ نمبر ۲۱: ایک مجاہد گھوڑے پر دارالحرب میں داخل ہوا لیکن جگہ کی تنگی کی وجہ سے پیدل قتال کیا تو اس مجاہد کو سواروں کا حصہ ملے گا۔

الف: ہدایہ، ج۲/ ۵۶۰۔

ب: مبسوط: ج۱۰/ ۴۳۔۴۴؛ بدائع الصنائع: ج۷/ ۱۲۷؛ فتح القدیر: ج۵/ ۲۴۱۔

ج: عن سلیمان بن موسی فی الامام اذا ادرب قال یکتب الفارس فارسا والرجل راجلا له[50]

اس اثر سے معلوم ہوا کہ دارالحرب میں داخل ہونے کے وقت کا اعتبار ہے۔

د: مالکیہ، ظاہریہ اور جعفریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک وقت شہودِ واقعہ کا اعتبار ہو گا۔ (الکافی: ج۵/ ۵۲۱؛ کتاب الام، ص: ۴۲۱؛ المحلی: ج۷/ ۳۳۱؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۱۹)۔

دفعہ نمبر۲۲: خمس کو بھی تین حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ یتیموں کے لئے دوسرا حصہ مسکینوں کے لئے اور تیسرا حصہ ابن السبیل کے لئے خاص کیا جائے گا۔

تشریح: مال غنیمت کا پانچواں حصہ جو امام نے سب سے پہلے خاص کہا تھا۔ وہ تین حصوں میں تقسیم کرکے فقراء، مساکین اور ابن السبیل کو دیا جائے گا۔ جن میں رسول اللہ ﷺ کے محتاج قرابت دار بھی شامل ہوں گے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۶۱۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۳۸؛ کنزالد قائق، ص:۲۰۴؛ مبسوط: ج۸/۱۰، بدائع الصنائع: ج۷/۱۲۵؛ فتح القدیر: ج۵/۲۴۳۔

ج: قال سألت الحسن بن محمد بن علی ابن الحنفية عن قول الله تعالی واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول ولذی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل[51] فقال هذا مفتاح كلام لله تعالی مافی الدنيا والآخرة، قال اختلف الناس فی هذين السهمين بعد وفاة رسول الله ﷺ فقال قائلون سهم القربی لقرابة النبی ﷺ وقال قائلون لقرابة الخليفة وقال قائلون سهم النبی ﷺ للخليفة من بعده فاجتمع رأيهم علی ان يجعلوا هذين السهمين فی الخيل والعدة فی سبيل الله فكانا علی ذلک فی خلافة ابی بکرؓ وعمرؓ[52]

اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا حصہ اور ان کے رشتہ داروں کا حصہ ساقط ہو گیا۔ اس لئے اب صرف تین حصوں میں مال غنیمت تقسیم ہو گا یتیم، مسکین اور مسافر۔ اور حضور ﷺ کا حصہ امور مسلمین میں خرچ کیا جائے گا۔

د: مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا احناف کے ساتھ اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک خمس کو پانچ حصوں میں تقسیم کرکے قرابت داروں کو دیا جائے گا چاہے فقراء ہو یا اغنیاء اور مالکیہ کے نزدیک خمس میں تعین کی ضرورت نہیں ہے بلکہ امام جن کو دینا چاہے درست ہے۔ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔ (بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۴۲۵؛ الکافی: ج۵/۵۴۳؛ المحلی: ج۷/ ۳۲۷؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۰۴)۔

فصل تنفیل کے بیان میں

دفعہ نمبر۲۳: امام المسلمین کے لئے کافروں سے قتال کرتے وقت تنفیل کرکے مجاہدین کو قتال پر آمادہ کرنا جائز ہے۔

تشریح: نفل بمعنی زائد اور تنفیل وہ مال ہے جو امام کسی کو اس کے اپنے ملنے والے حصہ سے زائد دینے کو کہے مثلاً جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اس مقتول کا سامان اسی کا ہو جائے گا۔

الف: ہدایہ، کتاب السیر، فصل فی التنفیل: ج۲/۵۶۴۔

ب: کنز الد قائق، کتاب السیر واجھاد فصل فی قسمۃ الغنیمۃ، ص:۲۰۵؛ مختصر القدوری، ص:۲۳۷؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۱۵؛ فتح القدیر: ج۵/۲۴۹۔

ج: یاایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال[53]

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من قتل قتیلالہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ[54]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزید انعام کا وعدہ کرنا جائز ہے۔

د: شافعیہ، حنابلہ اور ظاہریہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔(الکافی: ج۵/ ۵۱۰؛ کتاب الام، ص:۴۲۱؛ اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۱۰)۔

مالکیہ کے نزدیک ابتداءً ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ مجاہدین کی جہاد میں دنیاوی ارادہ شامل ہو جائے گا۔(بدایۃ المجتہد والنہایۃ المقتصد: ج۱/ ۳۶۷؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۱۸)۔

دفعہ نمبر ۲۴: مال غنیمت جب جمع ہو کر دار الاسلام آجائے پھر تنفیل درست نہیں۔

تشریح: کیونکہ غنیمت کو دار الاسلام میں لا کر محفوظ کر لینے کے بعد دوسرے لوگوں کا حق مستحکم ہو جاتا ہے۔

الف: ہدایہ، ج۲/۵۶۴۔

ب: مختصر القدوری، ص:۲۳۷؛ کنز الد قائق: ص:۲۰۵؛ بدائع الصنائع: ج۷/۱۱۵؛ فتح القدیر: ج۵/۲۵۰۔

ج: سمعت عمرو بن عبسۃ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ الی بعیر من المغنم فلما سلم اخذوبرۃ من جنب البعیر ثم قال ولا یحل لی من غنمائکم مثل ھذا الا الخمس والخمس مردود فیکم[55]

د: مالکیہ اور شافعیہ کا احناف کے ساتھ اتفاق ہے۔اور حنابلہ کے نزدیک جائز ہے۔(اختلاف آئمۃ العلماء: ج۲/ ۳۱۱؛ المدونۃ الکبریٰ: ج۱/ ۵۱۸)۔

References

1 Ibne Humam, Fathul Qadeer, Maktaba Haqqanya Peshawar Vol. 4, Page 277.

2 Ibne Hajar Asqalani, Fathul Albari Sharha Saheul Bukhari Kitabul Jihad wa Seyar, Darulfikar Bairut. Vol. 2, Page 3.

3 Muhammad Ali Farooqi, Kashafi Istelahat Funon, Kalkata Baharat Page: 636.

4 Ayzan

5 Marifati ulomol Hadiths Page 146

6 Qazi Athar Mubarak Puri, Tadveen Seyar wa Maghazi, Shekhul Hind Akedmi Darul Uloom Diwaband Baharat, 1989, Page 14.

7 Ayzan Page 289-295

8 Al Tuba: 36

9 Al Tuba: 39
10 Abu Dawood, Kitabul Jihad Vol, 1, Page 35.
11 Al Tuba: 41
12 Al Tuba: 120
13 Al Fatha: 17
14 Al Tuba: 91
15 Abu Dawood, Page: 256
16 Al Tuba: 38, 39
17 Buthari, Bab Ghazunnisa, Page 403, Muslim, Page: 116
18 Al Nahal: 125
19 Al Qasas: 28
20 Mustadrak Hakim, Kitabul Eman, Vol. 1, Page 61
21 Muslim, Kitabul Eman Vol. 1, Page 37
22 Bukhari, Page 574, Muslim, Vol. 2, Page 85
23 Al Hashar: 05
24 Muslim, Vol. 2, Page 82, Abu Dawood, Page: 361
25 Bukhari, Page: 423, Muslim, Page: 84
26 Abu Dawood, Page 361
27 Al Anfal: 61
28 Muslim, Page: 377
29 Al Anfal: 58
30 Abu Dawood, Vol. 2, Page 23
31 Al Hashar: 7
32 Bukhari, Kitabul Maghazi, Page 609
33 Sunani Behaqi, Vol. 9, Page: 230
34 Ayzan
35 Al Anfal: 67
36 Al Tuba: 5
37 Al Hashar: 5
38 Muslim, Vol. 2, Page: 85
39 Bukhari, Page: 431
40 Abu Dawood Vol. 2, Page: 68
41 Thirmezi, Bab Fe Karaheyatil Bayl Maghanim, Page 285
42 Abu Dawood Vol. 2, Page: 15
43 Abu Dawood Vol. 2, Page: 78
44 Bukhari, Page 187.
45 Sharhai Sameeri Ala Mukhtasarul Qudori Vol. 4, Page: 254
46 Al Anfal: 41
47 Musanif Abdur Razaaq, Vol. 5, Page 310.
48 Abu Dawood, Page: 68, Dari Qutni, Kitabul Seyar Vol. 4, Page 61
49 Ayzan Page: 62
50 Ayzan
51 Al Anfal: 65
52 Musanif Abdur Razaaq, Page 238
53 Al Anfal: 65
54 Abu Dawood, Bab fe Nfal: Vol. 2, Page 19.
55 Abu Dawood, Vol. 2, Page: 23.